THE SECOND COMING OF CHRIST
BY
The Late Rev. Buta Mall
مسیح کی آمدِ ثانی
از
پادری بوٹا مل
مسیحی کتب خانہ
وارث پورہ، لائل پور
پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی
انارکلی - لاہور

No. 19

"مَیں جلد آنے والا ہُوں آمین۔ اَے خُداوند یسُوع آ"
(مکاشفہ ۲۲: ۲۰)

مسیح کی آمدِ ثانی

از

پادری بُوٹا مل صاحب

پنجاب ریلیجس بُک سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

بارِ سوم — ۱۹۶۴ء — تعداد ۱۰۰۰

اطلاع

رسالہ "نجات دہندہ کی آمد" کے دوسرے باب کی مناسب ترمیم اور مزید وضاحت اور اضافہ کے بعد وہ سارا بیان "مسیح کی آمدِ ثانی" کے نام سے شائع کیا گیا ہے اور اس رسالہ کے پہلے باب کی ساری باتوں اور منشار کو رسالہ "فضیلت مسیح" اور "مسیح مصلوب" کے مضامین میں شامل کر دیا گیا ہے - اس لئے رسالہ "نجات دہندہ کی آمد" کا آیندہ کوئی علیحدہ ایڈیشن شائع نہیں ہوگا - اس رسالہ میں حضور مسیح کی آمدِ ثانی پر وزن دار اور وسیع بحث کر کے مخالفِ مسیح کی روح کو سخت پشیمان اور پریشان کر دیا گیا ہے۔

بائبل شریف کے مشرح حوالوں اور اقتباسات سے آمدِ ثانی کی بحث کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا ہے۔

یہ ایک تازہ تصنیف ہے جو ہر مسیحی اور غیر مسیحی کے لئے یکساں مفید ہے - ناظرین اس رسالہ کو غور سے پڑھیں -

مصنّف

تمہید

مسیحی مذہب دو عظیم الشان واقعات کا اظہار ہے۔ اوّل۔ دُنیا کی تاریخ کا وہ رفیع الشان واقعہ جس کی رُو سے مسیح خُداوند جو جلال کا بادشاہ ہے، اس دُنیا میں آیا۔ اُس کا تجسّم اور تعلیم اور فوق الفِطرت کام اور صلیبی موت اور قیامت اور مُبارک صعُود اس موعُود کی پہلی آمد کے تاریخی عنصر ہیں، اور انجیل شریف کے پہلے چار صحیفوں میں ان سب باتوں کا مفصّل بیان پایا جاتا ہے۔

دُوسرا واقعہ مسیح موعُود کی آمدِ ثانی ہے، جس کا عجیب انتظار مسیحی دُنیا کے علاوہ عنقریب تمام بنی نوع انسان کی اُمیدوں اور آرزوؤں میں بھی نظر آتا ہے۔ یہ جلالی واقعہ سب چیزوں کی بحالی کا وقت، تازگی کا دِن اور آخری وقت اور خُدا کا جلیل دِن اور خُدا کا ظہُور اور مسیح کی آمد کا روز اور خُداوند کا دِن کہلاتا ہے۔ یہی حساب کا دن اور روزِ جزا ہے۔ (متّی ۲۵: ۱۹۔۳۰۔ اعمال ۱۷: ۳۱)۔

اُسی دِن خُدا راستی سے سب قوموں کی عدالت یسوع مسیح کی معرفت کرے گا (زبُور ۹۶: ۱۳) مسیح کی آمد کا انتظار بائبل شریف کی نبوّتوں کے علاوہ دیگر مذاہب کی روایات اور اُن کے اعتقادات اور آئندہ دائمی امن اور اُمیدوں کی تکمیل کی حقیقت کا اظہار اور نیچر کی آواز ہے۔

دُنیا میں ہر زمانہ میں اس انتظار میں بے قراری کا طوفان مچا رہا اور اس

بے قراری کے باعث بہت دفعہ گندم نما جَو فروشی کا بازار گرم رہا، اور بہتوں کو دجل و فریب اور جعل سازیوں کا موقعہ مل گیا اور اُنہوں نے اپنی فریب کاریوں اور حیلہ بازیوں سے بنی نوع انسان کی آنکھوں میں دُھول ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کی اور ہر ممکن چال و چالاکی سے اپنے دجل و فریب کو فروغ دیا۔ مگر ان کے خضاب کی رنگت تھوڑے ہی دنوں میں اُتر گئی، اور دُنیا اُن کی چالوں اور فریبوں سے جلد واقف ہو گئی۔ یسُوع مسیح کی پہلی آمد کے قریب بھی مُلک فلسطین میں کسی تھیوداس اور اس کے بعد یہُوداہ جلیلی نے مسیح موعُود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور بہت سے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر فتنہ اور فساد کی آگ بھڑکا دی اور یہُودیوں اور رُومیوں کے تعلّقات کو ناخُوش گوار بنانے اور مُلکی اور سیاسی امن میں نقص کا مُوجب قرار دیئے جانے کے بعد دونوں مُفسد یکے بعد دیگرے موت کے گھاٹ اُتارے گئے اور جتنے لوگ ان کی شرارت میں شامل ہُوئے وُہ سب تتّر بتّر اور پراگندہ ہو گئے (اعمال ۵: ۲۶-۲۷)

یہُودی قوم کی آس اور اُمید کا انحصار مسیح کی آمد پر ہے۔ دیکھو ۲ ۳: ۳-۴ یہُودی لوگ ہر زمانہ میں اپنے مسیح کی آمد کے انتظار میں بے قرار تو رہے مگر بائبل شریف کی نبوّتوں کے صحیح مطالب سے علمائے بنی اسرائیل اکثر غلط فہمی کا شکار رہے۔ اور اس کی بڑی وجہ ان کا بے جا تعصّب اور غیروں سے حسد اور ان کی خُودنمائی اور خود پسندی تھی اور وحیِ آسمانی کے صحیح مطالب اور منشاء اور معنوں کے سمجھنے میں وُہ بہت ہی قاصر رہے، کیونکہ وُہ لوگ کُتب مُقدّسہ کی بجائے اپنے آبا و اجداد کی روایات اور احادیث کو زیادہ پسند کرتے اور اُن

کے پابند رہتے تھے اور ہمیشہ اندھی تقلید کے عادی اور محض لکیر کے فقیر بنے رہے ۔

توریت اور دیگر کتب آسمانی میں مسیح موعود کی آمد اوّل اور ظہور ثانی کا جدا جدا بیان ہے اور بعض نبوّتوں میں ایک ہی جگہ اُس کی ہر دو آمد کا اعلانیہ بیان ہے ۔ دیکھو یسعیاہ ۹ : ۵-۶ ۔ آمدِ اوّل میں اس کے تجسّم کا مقصد اور کفّارہ کی موت کا تذکرہ ہے اور آمدِ ثانی میں اُس کی جلالی حکومت اور مقدّسوں کی نجات کو کامل کرنے کا بیان ہے ۔ فارسیوں اور یونانیوں کی ماتحتی کے بعد یہودی قوم رومیوں کی حکومت اور غلامی سے نہایت ناخوش اور اُن کی ناقابل برداشت پابندیوں اور ناجائز اور ناروا احکام سے بہت بیزار اور سخت لاچار تھی ۔ اُن دنوں وہ لوگ کسی ایسے مسیح کے منتظر اور مشتاق تھے جو جلد آکر اُن کو رومی حکومت سے آزاد کر کے مطلق العنان سلطنت کا مالک بنا دے ۔ وہ ایسے بے قرار تھے کہ مسیح کے ایک معجزہ میں اُس کی قدرت کے قائل ہو کر اُس کو زبردستی اپنا بادشاہ بنانے لگے (یوحنّا ۶ : ۱-۱۶) اس جلالی بادشاہت کی تیاری کے لئے مسیح کا بڑا کام یعنی کفّارہ کی موت ہنوز ہونے والی تھی جس کے بعد اُس کا جلال میں داخل ہونا ضرور تھا (لوقا ۲۴ : ۲۶) اس لئے یسوع ناصری قصداً اس موقعہ کو ٹال گئے ۔ (یوحنّا ۶ : ۱۵) جب مسیح خداوند نے اپنے پیرؤں کو یہ کہا کہ لومڑیوں کے بھٹ اور پرندوں کے لئے گھونسلے ہیں مگر ابنِ آدم کے لئے دُنیا میں سر دھرنے کی جگہ نہیں (لوقا ۹ : ۵۸) تو وہ لوگ یہ سمجھے کہ یہ آدمی ہمارے لئے کیا کر سکتا ہے ۔ اس لئے اُنہوں نے اپنے مسیح کو ردّ

کر دیا۔ اور رُومی گورنر پیلاطس کی عدالت میں پُکار پُکار کر کہنے لگے کہ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔ اگر یہودی لوگ کُتبِ آسمانی کے صحیح مطالب اور منشاء اور نبوّتوں کی غایت اور غرض اور حقیقی معنوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے تو برگشتگی سے بچ جاتے۔ اس قوم کی موجودہ تباہ اور خستہ حالی میں بھی اُن کا صیہونی جوش تعریف کے قابل ہے۔ اُن کا ایمان ہے کہ کسی دن وُہ مُلک موعُود جو اُن کا آبائی اور موروثی ملک ہے پھر آباد ہو گا اور وہاں دائمی صُورت میں بسیں گے اور داؤد کا تخت یروشلم میں قائم ہوگا اور مسیح ابن داؤد اُن پر سدا حکمران رہے گا (ہوسیع ۳: ۳-۵) اور اُس کی سلطنت ابدی سلطنت ہوگی (یسعیاہ ۹: ۶ و دانی ایل ۷: ۱۴) اسی اُمید پر اب تک یہودی اُمّت دُنیا میں زندہ ہے اور اسرائیلی اقبال اور عالمگیر بادشاہت کے منتظر اور مشتاق بیٹھے ہیں۔

ہندوؤں کے اعتقادات اور خیالات میں ایک عظیم الشّان ہستی کا بھی انتظار اور اقرار پایا جاتا ہے۔ وُہ اس کو الُوہیت کا آخری اوتار مانتے ہیں اور اس کے ظہور کے زمانے کو ست جگ اور امن اور سلامتی کا زمانہ کہتے ہیں۔ اس لئے سناتن دھرم والے ہندو شری کرشن جی کی بانسری کے بڑے مشتاق اور منتظر ہیں۔ وُہ بھی اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ایک دِن پھر کرشن جی کے نقش پاپ اور ادھرم دُنیا سے مٹنے والا ہے اور دُنیا میں امن اور سلامتی اور سچائی اور راست بازی کا دَور قریب ہے۔ قرآن اور احادیث اسلامیہ کا بڑا عنصر مسیح ابنِ مریم کی آمد ثانی ہے۔ قیامت اور آخری عدالت کا

سارا معاملہ محمدی ایمان کی رُو سے بھی مسیح کی دُوسری آمد سے ہی تعلق رکھتا ہے ۔ اس اعتقاد کی آڑ لے کر مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی مسیح موعُود ہونے کا دعویٰ کیا اور دُنیا بھر کے مسلمانوں کو بڑے تپاک سے دعوت دی کہ ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑ دو ۔ اس سے بہتر غُلام احمد ہے ۔ مسیح ناصری کے مثیل بننے کے علاوہ مرزا قادیانی نے یسُوع مسیح ناصری کی ہتک اور توہین اور تحقیر کرنے میں سارے زمانوں کے مُخالفانِ مسیح اور سارے مُلحدوں اور دہریوں کے ریکارڈ مات کر دیئے ۔ اس بے باکی اور دریدہ دہنی کی وجہ سے ساری دُنیا کے مُسلمانوں نے مرزا غُلام احمد قادیانی کو دجّال ۔ مُفتری ۔ کذّاب اور دُشمنِ اسلام قرار دے کر اُسے دائرہ اِسلام سے خارج کر دیا ۔ اور سب مُسلمانوں نے مُتفق ہوکر قادیانی مہدی کے خلاف فتوے دے کر اس حقیقت کا اعلانیہ اقرار کیا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے اور اُس کی آمد قریبِ قیامت حقیقی اور یقینی ہے اور دُنیا کے سارے مُسلمانوں نے اس اعتقاد کی تائید میں دفتر کے دفتر لکھ رکھے ہیں ۔ دُنیا کے تمام مسیحی آسمان کی طرف نظریں اُٹھائے ہوئے ہیں (اعمال ۱ : ۱۱) مسیح کی آمد کے انتظار میں بے قرار ہو کر بعض مسیحیوں نے تو اُس کی آمد کے ایّام اور سالوں کی تقرری کی تاویلیں بھی کی ہیں اور بڑی بے صبری سے اِن سالوں اور دنوں کی انتظاری میں بیٹھے رہے ۔ لیکن چُونکہ اُس دِن اور اُس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا اس لئے اس قسم کے قیافے اور حساب لگانا نادانی کی بات ہے ۔

مسیح کی آمدِ ثانی ایک حقیقت ہے اور اس حقیقت کے انکار سے انسانی اُمیدوں اور رُوحانی آرزوؤں کا سارا شیرازہ بکھر جاتا ہے اور مذہب بے جان اور بے معنی رہ جاتا ہے اور گنہگار کی تمام آس اور اُمید ٹوٹ جاتی ہے۔ اور انسان نا اُمیدی کے دشت میں بھٹک کر دہریت کے بحرِ بے کنار میں غوطے کھاتا پھرتا ہے۔

اس رسالہ میں مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق تمام شبہات اور غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا گیا ہے اور انسان کے دِل میں جس چیز کی تڑپ ہے اور جس نعمت کے لئے وُہ ترس رہا ہے اور جس رُوحانی پیاس کے لئے وُہ پیاسی ہرنی کی طرح جو میٹھے چشموں کی مُشتاق ہے، بے قرار ہے۔ پاک نوشتوں کی روشنی میں اس کا بے نقاب اظہار کیا گیا ہے۔

ہماری دُعا ہے کہ خُدا اس رسالہ کے وسیلے بہنوں کو مسیح کی آمدِ ثانی کے انتظار کی صحیح سمجھ اور معرفت بخشے۔ آمین

خادم

بُوٹا مل۔ چکوال

مسیح کی آمدِ ثانی

باب اوّل

نبوّتیں دربارۂ آمدِ ثانی

اوّل کُتب سماویہ سابقہ ہیں:۔ کُتب سماویہ سابقہ سے مُراد تورات اور زبور اور کُتب الانبیاء ہے جو ۳۹ صحیفوں کا الہامی مجموعہ ہے۔ یہ سارا الہامی سلسلہ اسرائیلی نبیوں اور نہایت مقدّس اور برگزیدہ ہستیوں کی معرفت عبرانی زبان میں لکھا گیا۔ مسیحی اصطلاح میں اس کا نام عہدِ عتیق بھی ہے۔ جس میں خُدا نے اپنے پاک نبیوں کی معرفت جو دُنیا کے شروع سے ہوتے آئے، اس بات کا اظہار بھی کر دیا کہ مسیح موعُود کی پہلی آمد کے مقصد کی تکمیل کے بعد اُس کا جلال میں داخل ہونا اور اُس کی آمدِ ثانی میں ابلیس کی قدرت اور اختیار کا ہٹایا جانا اور مقدّسوں کی نجات کا کامل کرنا اور ابدی سلطنت کا وارث ہونا ضرُور ہے۔ (۱پطرس ۱: ۱۰-۱۱۔ یہُوداہ ۷ و ۱۴)۔ کُتب مقدّسہ میں بعض جگہ ایک ہی وقت میں پہلی اور دُوسری آمد کا یکے بعد دیگرے بیان ملتا ہے۔ جیسا یسعیاہ نے لکھا ہے کہ ہمارے لئے ایک لڑکا

تولد ہونا ہے اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا ہے۔ پس یہاں تک صرف مسیح کی پہلی آمد کا تعلق ہے اور پھر سلطنت اُس کے کاندھے پر ہوگی - یہ دوسری آمد کی پیشین گوئی ہے۔(یسعیاہ ۹: ۶-۷، ۱۱: ۱-۱۰) اس کشف کا یہ انوکھا طرز نہایت قابلِ غور ہے اور جو لوگ سمجھ کے ساتھ بائبل کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتے وہ اُن یہودیوں کی طرح ہیں جو ظاہر پر نظر کرنے کے باعث ہولناک برگشتگی کا شکار ہو کر مسیح کے منکر اور اُس سے منحرف رہے ہے۔ مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق کتب مقدسہ سابقہ کا مختصر بیان بہ تفصیل ذیل ہے۔

۱۔ دنیا کی سب قومیں اُس کے پاس فراہم ہوں گی اور وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کرے گا۔ دیکھو زبور ۴۹: ۱۰-۱۱، زبور ۲: ۸ - زبور ۱۱۰ و زبور ۴۵ -

۲۔ اُس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی انتہا نہ ہوگی۔ وہ داؤد کے تخت پر اور اُس کی مملکت پر آج سے لے کر ابد تک بندوبست کرے گا اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشے گا۔ رب الافواج کی غیوری یہ کرے گی (یسعیاہ ۹: ۷)

۳۔ اُس کے پاس ایک بادشاہت ہوگی اور وہ سب مقدسوں سمیت اُس پر حکمران ہوگا (دانی ایل ۷: ۱۳-۱۴)۔ میں نے رات کی رویتوں کے وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ابنِ آدم کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا۔ وہ اُسے اُس کے آگے لائے اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اُسے دی گئی تا کہ سب قومیں اور اُمتیں اور مختلف

زبان بولنے والے اُس کی خدمت کریں۔ اُس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہے گی اور اُس کی مملکت ایسی جو زائل نہ ہوگی اور اُس کے ساتھ مقدس لوگ بھی سلطنت کے وارث ہوں گے اور ابد الآباد اُس سلطنت کے مالک رہیں گے۔ (دانی ایل ۷: ۱۸ و ۲۷)۔

۴۔ دُنیا کی تمام بادشاہتیں اُس کی بادشاہت میں داخل ہوں گی اور دُنیا کی ہر طرف سے لوگ آئیں گے اور شاہِ اسرائیل کو سجدہ کریں گے اور وُہ قوموں کو صُلح کا مژدہ دے گا اور اُس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریا سے زمین کی انتہا تک ہوگی۔ (زکریاہ ۹: ۱۰)۔ اَے خُداوند ساری قومیں جنہیں تُو نے خلق کیا، آئیں گی اور تیرے نام کی بندگی کریں گی۔ (زبور ۸۶: ۹۔ زبور ۷۲: ۸-۱۴)۔

۵۔ اُس کا تخت یروشلیم میں ہوگا اور وُہ عدالت اور صداقت سے سلطنت کرے گا۔ دیکھو وُہ دن آتے ہیں۔ خُداوند کہتا ہے کہ مَیں داؤد کے لئے صداقت کی ایک شاخ نکالوں گا اور ایک بادشاہ بادشاہی کرے گا اور اقبال مند ہوگا اور عدالت اور صداقت زمین پر کرے گا اور اُس کے دِنوں میں یہوداہ نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور اُس کا نام یہ رکھا جائے گا۔ خُداوند ہماری صداقت۔ (یرمیاہ ۲۳: ۵-۶)۔

۶۔ یروشلیم کی ہیکل اُس وقت از سرِ نو تعمیر ہوگی اور خُداوند کا جلالی

اُس میں نمودار ہوگا۔(حزقی ایل ۴۰ : ۴۳ و ۴۸ : ۲-۵)۔

۷۔ اُس کی آرام گاہ جلالی ہوگی اور ویرانہ نرگس کی مانند شگفتہ ہوگا۔ (یسعیاہ ۳۵ : ۱-۲)۔

۸۔ وہ آکر کھوئے ہُوئے اسرائیلیوں کو بحال کرے گا اور اُن کو دائمی صُورت میں مُلکِ موعُود کا وارث بنائے گا۔(ہوسیع ۳ : ۴-۵)۔

۹۔ وہ آکر دُنیا میں حقیقی امن اور سلامتی قائم کرے گا اور جنگ و جدال کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دے گا۔ (یسعیاہ ۱۱ : ۱-۹ و میکاہ ۴ : ۱-۲ و یسعیاہ ۲ : ۱-۴)۔

اُس وقت بھیڑیا برّے کے ساتھ رہے گا اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھے گا اور بچھڑا اور شیر بچہ اور پالا ہُوا بیل ملے جُلے رہیں گے اور ننھا بچّہ اُن کی پیش روی کرے گا اور گائے اور ریچھنی مل کر چریں گے۔ اُن کے بچّے ملے جُلے بیٹھیں گے۔ شیر ببر بیل کی طرح پوال کھائے گا اور دُودھ پیتا بچّہ سانپ کے بل پاس کھیلے گا اور وہ لڑکا جس کا دُودھ چھڑایا گیا ناگ کی بانبھی میں ہاتھ ڈالے گا۔ وہ میرے مقدّس کوہ کی سب اطراف میں کسی کو دُکھ نہ دیں گے، کیونکہ جس طرح پانی سے سمندر بھرا ہُوا ہے، اِسی طرح زمین خُداوند کے عرفان سے معمُور ہوگی۔

۱۰۔ وہ خُدا کے دُشمن اور ہر قسم کی بدی اور ناراستی اور گُناہ کے شخص یعنی دجّال کو جس وقت وُہ حشمت اور اقبال میں محو اور مست ہوکر ایمانداروں کو دُکھ دینے میں مشغول ہوگا، اپنی

قُدرت کے ہاتھ سے نیست اور تباہ اور ہلاک کرے گا۔

(دانی ایل ۱۱: ۳۵-۴۵)+

۱۱- اُس کی مُبارک آمد میں آسمان اور زمین اور سمندر خُوشی سے للکاریں گے کیونکہ وُہ صداقت سے جہان کی اور اپنی سچائی سے لوگوں کی عدالت کرے گا۔ (زبُور ۹۶: ۱۱-۱۳)+

۱۲- وُہ آکر ایک ایسی بادشاہت کی ابتدا کرے گا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وُہ بادشاہت کبھی بھی غیروں کے قبضے میں نہ پڑے گی اور وُہی تا ابد قائم رہے گی۔ (دانی ایل ۲: ۴۴)-

۱۳- اُس کی مُبارک آمد میں خُداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑ کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا اور ٹیلوں سے بلند ہوگا اور سب قومیں وہاں پہنچیں گی، بلکہ بہُت سی اُمتیں آئیں گی اور کہیں گی، آؤ خُداوند کے پہاڑ پر چڑھیں۔ یعقُوب کے خُدا کے گھر میں داخل ہوں۔ اور وُہ اپنی راہیں ہم کو بتائے گا اور ہم اُس کے راستوں پر چلیں گے کیونکہ شریعت صیہُون سے اور خُداوند کا کلام یروشلیم سے صادر ہوگا (یسعیاہ ۲: ۱-۳)+

دوم۔ کُتب عہد جدید میں :- عہد جدید سے مُراد انجیل مقدّس کے سب پاک نوشتے ہیں، جو مقدّس حواریوں کی معرفت مُبارک صعُود کے بعد رُوح القُدس کی تحریک سے قلم بند ہُوئے۔ یہ الہامی مجمُوعہ ، ۲۷ صحیفوں پر مشتمل ہے جو توریت اور دیگر یہُودی کُتب آسمانی کی الہامی تاویل اور تفسیر ہے۔ جو بیان ان پاک نوشتوں میں مسیح خُداوند کی جلالی آمد کا پایا جاتا ہے، وُہ حقیقی ہے اور صاف صاف فرمایا گیا

ہے کہ مسیح ناصری کی دُوسری آمد یقینی اور اچانک ہوگی اور جو لوگ مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے تیار اور بیدار نہ ہوں گے، وُہ دائمی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔ مسیح خُداوند کی آمدِ ثانی کا تفصیلاً بیان غور سے پڑھیں۔

۱۔ ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا، اور سب فرشتے اُس کے ساتھ ہوں گے۔ تو وُہ اُس وقت اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور سب دُنیا کی عدالت کرے گا۔ (متی ۲۵: ۳۱، یہوداہ ۱۴ آیت)۔

۲۔ وُہ بڑی دُھوم دھام سے آئے گا اور مُردے اُس کی آواز سے جی اُٹھیں گے۔ (یُوحنّا ۵: ۲۸۔ ۱تھسلنیکیوں ۴: ۱۶)۔

۳۔ وُہ آکر اپنے سب مقدسوں کو اپنے ساتھ لے گا (یُوحنّا ۱۴: ۳۔ ۱تھسلنیکیوں ۴: ۱۴۔ ۱۷)۔

۴۔ وُہ بھڑکتی ہُوئی آگ میں آسمان کے بادلوں پر قُدرت اور جلال کے ساتھ آئے گا اور نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا، اور وُہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس سرے سے اُس سرے تک جمع کریں گے۔ (متّی ۲۴: ۳۰۔ ۳۱)۔

۵۔ اُس کی آمد حقیقی ہوگی۔ مماثلت اور مجاز کا اشارہ تک بھی مسیح کی آمدِ ثانی میں نہیں ہے، یعنی یسُوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے، اسی طرح پھر آئے گا، جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔ (اعمال ۱: ۱۱)۔

۶۔ اُس کی آمد کسی کونے میں نہ ہوگی بلکہ اُس کی جلالی آمد کے وقت

ہر ایک آنکھ اُسے دیکھے گی اور جن لوگوں نے اُس کو صلیب دی
وُہ بھی اُسے دیکھیں گے اور زمین کے سارے قبیلے اُس کے سبب
سے چھاتی پیٹیں گے۔ (مکاشفہ ۱ : ۷) ؛
۷۔ سب قومیں اُس کے حضور حاضر کی جائیں گی، تاکہ وُہ سبھوں کی عدالت
کرے (متّی ۱۳ : ۴۰-۴۳۔ متّی ۲۵ : ۳۲-۴۶) ؛
۸۔ اُس کی آمدِ ثانی میں اُس کے لوگ اُس کے ساتھ بادشاہت
کریں گے۔ (متّی ۱۹ : ۲۸۔ لُوقا ۲۲ : ۲۸-۳۰) ؛
۹۔ وُہ دُولہا کی مانند آئے گا اور جو لوگ اُس کے مُنتظر اور مُشتاق
ہیں وُہ کامل تیاری کے ساتھ اُس کے استقبال کو نکلیں گے،
اور اُس کی جلالی خوشی میں اُس کے ساتھ شامل ہوں گے۔
مگر سُست اور نام کے مسیحیوں کا حشر نہایت ہولناک ہوگا۔
(متّی ۲۵ : ۱-۱۳) ؛
۱۰۔ ہم میں سے ہر ایک اُس کو اپنا اپنا حساب دے گا اور اپنی
محنتوں اور خدمتوں کا اجر اور انعام شاباش کے ساتھ پائیں گے،
مگر سُست اور لاپروا ہلاک ہوں گے (متّی ۲۵ : ۱۴-۳۰۔
رُومیوں ۱۴ : ۱۲ و ۲۔ کرنتھی ۵ : ۱۰) ؛
۱۱۔ وُہ آ کر سب ایمانداروں کو دُنیا اور اُس کی ساری آزمائشوں
اور مُصیبتوں سے نجات دیگا اور گُناہ اور اُس کی نجاست
سے پاک کر کے اپنے جلال کی صُورت پر بنائے گا (فلپیوں ۳ : ۲۰-۲۱)۔
۱۲۔ اُس کا عالی ظہور دجّال اور تمام شرارت کی رُوحوں کی تباہی اور
ہلاکت کا باعث ہوگا۔ وُہ دجّال کو اپنی آمد کی تجلّی اور مُنہ کی

پھونک سے ہلاک اور نیست کریگا۔(۲ تھسلنیکیوں ۲: ۸)اور دجال کے سارے لشکر اور اُن سب نافرمان لوگوں سے جو اُس کی انجیل کو نہیں مانتے، بدلہ لیگا۔(۲ تھسلنیکیوں ۲: ۷-۹) اور اُس کے حکم اور اختیار سے ابلیس اور اُس کے ساتھی آگ اور گندھک کے جلتے ہوئے تنور میں جھونک دیئے جائیں گے(مکاشفہ ۲۰: ۱۰) اور وُہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے۔

۱۳۔مسیح خداوند کی مبارک اور جلالی آمد سے اس موجودہ اور خراب جہان کی صورت اور شکل بالکل بدل جائے گی اور نئے آسمان اور زمین کا دور چلے گا اور اُس دورِ جدید میں راستی اور سلامتی اور ست جُگ کا راج ہوگا۔(۲ پطرس ۳: ۸-۱۳)٭

پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں، اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں اور وُہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ضرور ہے کہ وُہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وُہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔(اعمال ۳: ۲۰-۲۱)٭

باب دوم

مسیح کی آمدِ ثانی کا وقت

اُن وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے، تُمہارا کام نہیں۔ (اعمال ۱: ۷) مسیح خداوند نے اپنی پہلی مُوت سے پیشتر ہی اپنے شاگردوں کو اپنی دُوسری آمد کے متعلق ایک عجیب تمثیل سے سمجھا دیا کہ وُہ دِن اچانک آئے گا۔ اُس نے بڑی صفائی کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ جاگتے رہو، کیونکہ تُم نہ اُس دِن کو جانتے ہو اور نہ اُس گھڑی کو۔ (متی ۲۵: ۱۳)۔ بلکہ جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہوگا ابنِ آدم آ جائے گا۔ (متی ۲۴: ۴۲-۴۴) ایسا ہی اُس نے صعُود فرماتے وقت اپنے شاگردوں سے یہ کلام کیا کہ اُن وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے۔ تُمہارا کام نہیں ہے اور اُس کے مقدس حواریوں نے بھی اپنے نوشتوں میں رُوح القُدس کی تحریک سے اُس کی مُبارک آمد کا اِن الفاظ میں اظہار کیا کہ خُداوند کا دِن اس طرح آنے والا ہے، جس طرح رات کو چور آتا ہے۔ جس وقت لوگ کہتے ہوں گے کہ سلامتی اور امن ہے اُس وقت اُن پر اس طرح ناگہاں ہلاکت آئے گی جس طرح حاملہ

کو درد لگتے ہیں۔(۱تھسلنیکیوں ۵ : ۲-۳)+ اور جیسا نوح کے دنوں میں ہوا، ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت ہوگا اور جب تک طوفان آکر اُن سب کو بہا نہ لے گیا اُن کو خبر نہ ہوئی۔ اسی طرح ابنِ آدم کا آنا ہوگا (متی ۲۴ : ۳۷-۳۹)؛

مسیح خداوند کی آمدِ ثانی کے متعلق اِس موقعہ پر ایک نہایت ضروری سوال کا حل درکار ہے یعنی خداوند نے کیوں اپنے مبارک اور جلالی ظہور کے وقت کو سالوں اور دِنوں کے حساب کے مطابق نہیں بتایا، آخر اس پوشیدہ راز کی کیا غرض تھی؟

اوّل اس لئے کہ مسیح کی آمدِ ثانی اُس کی کلیسیا کے اختیاری فعل پر منحصر ہے۔ انجیل کی بشارت کا پیغام کلیسیا کی ذمہ داری میں ہے اور جب تک ہر ملک اور ہر طبقۂ انسانیت میں یہ اشتہار نہ دیا جائے، تب تک ضرور ہے کہ وہ آسمان پر ہی رہے (متی ۲۴ : ۱۴ + اعمال ۳ : ۲۱، مرقس ۱۶ : ۱۶، مکاشفہ ۱۴ : ۶-۱۷) اس لئے اُس کے خدمت گذار بندوں کو اس فرض کے ادا کرنے میں ہمہ تن مصروف رہنا چاہیئے اور تن۔ من اور دھن کو انجیلی بشارت کے مذبح پر قربان کر دینا حقیقی ایمان کا ثبوت ہے۔

دوم :- اس لئے کہ مسیحی خداوند کی آمدِ ثانی کے قریب جن مصیبتوں اور آزمائشوں کا ذکر خود حضور نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا جو ہر ایماندار کی آزمائش کے لئے وارد ہونے والی ہیں۔ جو غیر معمولی اور ناقابلِ برداشت حوادث اُن دنوں میں واقع ہوں گے، اُس وقت وہ دن برگزیدوں کی خاطر گھٹائے بھی جائیں گے (متی ۲۴ : ۲۲)؛

سوم۔ اس لئے کہ پوشیدہ باتیں خداوند ہمارے خدا کے ذمہ ہیں۔
مگر جو ظاہر کی گئی ہیں۔ اُن کا یقین کرنا ہی ایمانداری ہے۔ (استثنا ۲۹: ۲۹)۔
ایسے الٰہی راز اور حقائق کے قبل از وقت پوشیدہ رکھنے میں، خدا کی کامل
حکمت اور اُس کے فضل اور رحمت اور محبت کا اظہار پایا جاتا ہے۔
مثلاً اگر انسان کو اپنی موت کے دن اور گھڑی سے آگاہ کیا جاتا
تو یہ بات اُس کے حق میں ہرگز مفید نہ ہوتی۔ وہ ضرور بیحد مایوس
اور بے چینی کی حالت میں رہتا اور اُس کی چند روزہ زندگی کے
سب دن غم و ہراس میں گذرتے اور انسان کی زندگی کا لطف
اور شادمانی کا نام و نشان نہ ہوتا اور انسان قصداً اپنے فرائض منصبی
سے لاپروا ہو کر ہزارہا خرابیوں اور نقصانات کا مرتکب بنا رہتا۔ خدا
کا شکر ہو کہ اُس نے انسان کو ایسی حالت میں رہنے نہیں دیا، بلکہ اُس
کی ساری خوشیوں کے سامان پیدا کر کے موت کے غم کو بھلا رکھا ہے
اور موت کی صرف یاد ہی ہے مگر پھر بھی انسان کو اس بات کا یقین
کامل ہے کہ موت دروازے پر جرس جگا رہی ہے کہ انسان کا حشر
ایک دن موت ہی ہے اور کسی انسان کو ایسا کہنے کی دلیری
اور جرأت نہیں کہ وہ کہہ سکے کہ وہ موت کے منہ سے بچ نکلے
گا۔ اسی طرح مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق نشانات اور علامات کا ذکر
تو کلام الٰہی میں بڑی وضاحت کے ساتھ آیا ہے مگر سال اور ماہ اور
دن اور گھڑی کا پتہ نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ایمانداروں کی خدمات
اور فرائض کے انتظام میں سخت گڑبڑی اور خرابی کا طوفان مچا رہتا۔
لوگ ضرور سب کچھ ترک کر کے محض انتظار میں بے قرار رہتے اور یہ بات

مسیح کے اُس قول کے خلاف ہے کہ ابنِ آدم کا آنا ایسے وقت میں ہوگا، جب سب لوگ روزمرہ کے ہر معمولی کاروبار میں مصروف و مشغول ہوں گے۔ (متی ۲۴: ۳۸-۴۱) اور مُبارک ہے وُہ نوکر جو اپنے مالک کی آمد کے وقت مقررّہ خدمات میں مصرُوف پایا جائے (متی ۲۴: ۴۵-۴۶)۔

مسیح کی آمدِ ثانی کے سال اور ماہ اور دن اور گھڑی کے علم کا نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ مسیح کی دُوسری آمد ایک وہمی تصوّر ہے اور نیز اس زندگی میں انسان کا علمِ ناقص اور عقل محدُود ہے اور الٰہی حقائق اور آئندہ ہونے والی حقیقتیں فوق الفہم ہیں اور نہ ہی علم اور یقین کا ایک وقت اتفاق ممکن ہے۔ مسیح کی آمدِ ثانی کے علاوہ بہُت سی اور باتیں بھی ہماری سمجھ اور ادراک سے بلند اور بالا ہیں، جن کا انکار کسی صُورت میں بھی جائز نہیں۔ خُدا کی کامل پہچان اور اُس کی کائنات کا علم تو درکنار انسان تو اپنی ہستی سے بھی پُورا پُورا واقف نہیں ہے۔ مسیح کی دُوسری آمد اور مُردوں کی قیامت اور رُوح کی بقا کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے اور کسی کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ وُہ کب آجائے گا۔ (مکاشفہ ۳: ۳)۔

ایک امریکن کسان

ولیم مِلر صاحب نے ۱۸۳۱ء میں دانی ایل نبی کی کتاب کی تفسیر لکھتے وقت مسیح کی آمدِ ثانی کا وقت ۱۸۴۳ء مقرر کر دیا۔ اس بات کا یقین کر کے بہُتوں نے اپنے مال و جائداد کو بیچ دیا اور مسیح کا انتظار کرنے لگے۔ وُہ سال گُذر گیا لیکن اُن کی اُمیدیں پُوری نہ ہُوئیں۔ اسی قیاسی قیافے کا انجام بہُتوں کے لئے نقصان اور ٹھوکر کا باعث ہُوا اور

بہت لوگ مسیح کی آمد ثانی کے انتظار میں ہمت ہار بیٹھے اور اُن کے دِلوں سے خُداوند مسیح کی آمد ثانی کا اعتقاد اُٹھ گیا اور بعض بے ایمانی کا بھی شکار ہو گئے ؎

سال ۱۹۳۳ء کے ماہ جُون میں ایک اور خبر اخباروں میں اُڑی کہ ۱۲ ار جون ۱۹۳۳ء کے روزِ قیامت ہونے والی ہے اور اُس دِن مسیح کا ظہُور آسمان سے ہوگا۔ اِس خبر کا دینے والا کوئی شہر لنڈن کا فرشتہ تھا اور ولیم بِلّہ کی رُوح کا اوتار تھا۔ اس خبر سے غیر مسیحی دُنیا میں شور مچ گیا اور مسیح خُداوند کے مخالفوں کو مسیحیت پر مضحکہ اُڑانے کا موقعہ مل گیا۔ چُونکہ اُس دِن اور گھڑی کو کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی اِنسان کو ایسا علم دیا گیا ہے کیونکہ صرف خُدا ہی اس دِن اور گھڑی کو جانتا ہے، اس لیئے خاص تاریخیں مقرّر کرنا سخت نادانی کی بات ہے اور مسیح کی آمدِ ثانی کی ہتک اور توہین محض ہے۔ ہاں مسیح کی آمد یقینی ہے اور اُس کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ اُس کے متعلّق قیاس کی گھوڑ دوڑ محض دھوکہ اور شرارت اور اُس مُبارک اُمید اور صحیح اعتقاد کی تحقیر اور ہتک ہے۔ ہمارے خیال میں تاریخیں مقرّر کرنا اور مثیلِ مسیح کے سوانگ بھرنا ابلیس کے کارنامے ہیں۔ شیطان کی اِن چالوں اور فریب کاریوں اور دغابازیوں سے مسیحی کلیسیا کو ہوشیار رہنا چاہیئے ؎

باب سوم

مسیح کی آمدِ ثانی کے نشانات

مسیح خداوند کی آمدِ ثانی کی علامات اور نشانات حوالۂ قرطاس کرنے سے پیشتر اس امر کا اظہار نہایت ضروری ہے کہ جس مسیح کی آمد کا انتظار مسیحی دنیا کو اُس کے صعود کے دن سے چلا آتا ہے جو اپنی قوم کے سرداروں کے ہاتھ سے مصلوب ہُوا، اور کتابِ مقدس کے مطابق تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا اور ایک بڑی جماعت کے سامنے آسمان پر اُٹھایا گیا، وُہی دوبارہ اِس دُنیا میں آنے والا ہے یا وُہ کسی اور رنگ میں انسانی طریقۂ تولید کے طور پر زمین سے کسی عورت کے بطن سے پیدا ہونے والا ہے یا کیا وُہ خود اس دُنیا میں آئے گا۔ یا اُس کے نام سے کسی مثیلِ مسیح میں اُس کی آمدِ ثانی کا مقصد انجام پائے گا؟ اس سوال کا صحیح جواب پاک نوشتوں میں الہام کے متن میں موجود ہے اور خود مسیح مصلوب اور مقرب فرشتوں اور مقدس حواریوں کی معرفت دیا جا چکا ہے۔ غور سے پڑھو کہ کیا لکھا ہے۔

"اور اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اُس وقت زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی (متی ۲۴: ۳۰)

جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تو اُس وقت وُہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔(متی ۲۵: ۳۱)۔ اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہُوں، تُم بھی ہو۔(یُوحنا ۱۴: ۱-۳) اُے جلیلی مردو، تُم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو۔ یہی یسُوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے۔ اسی طرح پھر آئے گا جس طرح تُم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔(اعمال ۱: ۱۱) دیکھو وُہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے۔(مکاشفہ ۱: ۷) مَیں جلد آنے والا ہُوں (مکاشفہ ۳: ۱۱) ضرُور ہے کہ وُہ آسمان میں اُس وقت تک رہے، جب تک کہ وُہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں، جن کا ذکر خُدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دُنیا کے شرُوع سے ہوتے آئے ہیں۔(اعمال ۳: ۲۱) مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجی یعنی خُداوند یسُوع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں (فلپیوں ۳: ۲۰)۔ عالمِ بالا کی چیزوں کی تلاش میں رہو۔ جہاں مسیح موجُود ہے اور خُدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے (کُلسیوں ۳: ۱-۲) کیونکہ خُداوند خُود آسمان سے اُتر آئے گا۔ اُس وقت للکارا اور مقرب فرشتے کی آواز سُنائی دے گی اور خُدا کا نرسنگا پھُونکا جائے گا۔ (۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶) خُداوند یسُوع مسیح اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہُوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا اور جو خُدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خُداوند یسُوع کی انجیل کو نہیں مانتے، اُن سے بدلہ لیگا۔ (۲ تھسلنیکیوں ۱: ۷-۸)؛

پاک نوشتوں کی اس روشنی اور وحیٔ آسمانی کی ایسی گواہی سے اظہر

من الشمس ہے کہ مسیح موعود کا ظہور حقیقی ہے اور وہ آسمان پر سے بڑی حشمت اور جلال کی حالت میں نزول فرمانے والا ہے اور کسی مثیل مسیح کو اسرائیلی اور مصلوب مسیح کی جگہ دینی نہایت کفر اور بے ایمانی ہے۔ ہاں بہت سے جھوٹے مسیح اور گندم نما جو فروشوں کا ظہور بھی مسیح ناصری کی جلالی آمد سے پیشتر ممکن قرار دیا گیا ہے (متّی ۲۴: ۵ و ۲۴۔ لوقا ۲۱: ۸۔ مرقس ۱۳: ۶-۲۲) اور یہ بھی سچ ہے کہ اس قسم کے درجنوں مثیل مسیح اور گندم نما جو فروشوں کا اکھاڑا حقیقی اور جلالی مسیح کی آمد سے پہلے یکے بعد دیگرے آئے دن لگا رہے گا۔ جیسا لکھا ہے کہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے (متّی ۲۴: ۵-۲۴)۔ اور ان سب فتنہ انگیزیوں کے بعد مسیح خداوند کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا، اور لوگ اُسے بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے اور فرشتے بھی اُس کے حکم اور حضوری میں صف آرا ہوں گے (متّی ۲۴: ۲۷-۳۱)

نشانات

پہلا نشان۔ جھوٹے مسیح اور انبیاءِ کذّاب کا ظہور

دیکھو متّی ۲۴: ۵-۱۱ و ۲۴ - مرقس ۱۳: ۶-۲۱ و ۲۳۔ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ وہ میں ہی ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے اور برگزیدوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور بڑے بڑے حیرت انگیز کارناموں سے دُنیا کے دین اور ایمان پہ چھاپہ ماریں گے اور کسی حد تک اپنی کامیابی پر فاخر ہو کر گھمنڈ کی

باتوں سے پھولے نہ سمائیں گے۔ یہ حیرت انگیز پیش گوئی انجیلی صداقت کی آفتاب نما دلیل ہے۔ ایسے جھوٹے رسُول اور دغا بازی سے کام کرنے والے مُقدّس حواریوں کی جبینِ حیات ہی میں اُٹھ کھڑے ہُوئے۔ دیکھو ۲ کرنتھی ۱۱: ۱۳-۱۴۔ ایسے بدعتیوں سے ایمانداروں کو ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ایسے لوگ دُنیا کے دین و ایمان پر چھاپہ مارنے میں نُور کے فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہیں، اور مذہب کی فضا میں گندگی اور بدبُو پھیلانے اور بنی نوع انسان میں بے چینی اور نفاق پیدا کرنے میں جگت اُستاد ہیں اور پاک نوشتوں میں ان سب شرارت کی رُوحوں کو دجّال لعین کی برادری میں شمار کیا گیا ہے اور ان کا حشر اُن کے کاموں کے موافق اُس وقت ہوگا، جس وقت خُداوند مسیح اپنے قوّی فرشتوں کے ساتھ آتشی جلال میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ وُہ خُداوند کے چہرے اور اُس کی قُدرت کے جلال سے دُور ہوکر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے اور اُس کی جلالی آمد میں وُہ سخت مایُوس اور متحیّر ہوں گے (۲ تھسلنیکیوں ۲: ۷-۱۰) اس زمانے میں یہ پیش گوئی مرزا غلام احمد قادیانی پر لفظ بلفظ صادق آئی ہے اور عنقریب ساری مذہبی دُنیا میں یہ مشہور ہوگیا ہے کہ مرزا قادیانی دجّال کی آمد کا الارم ہے اور اس نقلی مسیح کی فرضی نبوّت سے سارے ہند و پاکستان کی فضا خراب ہوگئی ہے۔

دُوسرا نشان ۔ بے دینی اَور بدعتوں کا نمُود :۔

بے دینی کے بڑھ جانے سے بُہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی ۔ (متی ۲۴ : ۱۲)۔ بے دینی اَور ہلاک کرنے والی بدعتوں کا نمُود اَور ایمانداروں میں محبت کی کمی اَور نفاق اَور رُوحانی باتوں میں لا پرواہی اَور عیش پرستی اَور ریاکاری کی گرم بازاری بھی آخری دنوں اَور مسیح کی آمدِ ثانی کے قریبی آثار ہیں ۔ جَیسا مسیح خُداوند کا اپنا قول ہے کہ بے دینی اَور بے ایمانی کا بڑھنا بھی قربِ قیامت کا نشان ہے اَور بڑی تاکید اَور رُوح کے جوش سے مُقدس پولُوس نے ایمانداروں کو اسی برگشتگی کی خبر دی ہے ۔ (۲ تھسلنیکیوں ۲ : ۲ ۔ ۳)۔ یہ سمجھ کر کہ خُداوند کا دِن آ پہنچا ہے، تُمہاری عقل دفعتہً پریشان نہ ہو جائے، اَور نہ تُم گھبراؤ۔ کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا، کیونکہ وُہ دِن نہیں آئے گا جب تک پہلے برگشتگی نہ ہو ۔ یُوں تو ہر زمانے میں خُدا پرستی اَور راستی کے خلاف ناراستی اَور باطل پرستی کی جنگ رہی ہے اَور ایمانداروں کو بدعتیوں اَور بے ایمانوں سے بڑا نقصان پہنچا ہے اَور راست بازی اَور بے دینی کی رزم گاہ میں سانچ کو آنچ نہیں لگ سکی ۔ اَور کلیسیا اندرونی اَور بیرونی خطروں میں گھری رہی اَور ہر قسم کی تکلیف اَور مصائب کی غیر معمُولی برداشت کرتی رہی اَور سارے زمانوں کے بدعتی اَور بے ایمان لوگ دینداری کی صُورت میں خُدا کی قُدرت کے مُنکر اَور مسیح سے مُنحرف رہے (۲۔ تموتھی ۳ : ۱ ۔ ۴) اَور ایسے لوگوں نے کلیسیا کے اتحاد کو سخت صدمہ پہنچایا اَور کلیسیا کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں ہر ممکن چال اَور چالاکی کی مگر موجُودہ زمانے

کی بے دینی اور بے ایمانی اور بدعتوں نے گذشتہ سب زمانوں کے ریکارڈ مات کر رکھے ہیں۔ یہ وہی زمانہ ہے۔ جس کی خبر پاک نوشتوں میں دی جا چکی ہے۔ اخیر زمانے میں بُرے دن آئیں گے اور آدمی خود غرض، زردوست، شیخی باز، مغرور، بدگو، ماں باپ کے نافرمان، ناشکر، ناپاک طبیعت۔ محبت سے خالی۔ سنگ دل تہمت لگانے والے، بے ضبط، تند مزاج، نیکی کے دُشمن، دغا باز، ڈھیٹھ، گھمنڈی اور خُدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہوں گے۔ وہ دین داری کی وضع تو رکھیں گے مگر اس کے اثر کو قبول نہ کریں گے (۲۔ تموتھی ۳: ۱-۵ و ۲ پطرس ۲: ۱-۳) ایسوں ہی کے سبب سے راہِ حق کی بدنامی ہوگی، ایسے لوگوں کی ہلاکت سوتی نہیں۔ ان کا دِل لالچ کا مشتاق ہے۔ پاک نوشتوں کی ان نبوتوں کے مطابق دُنیا میں ایسی حالت آخری زمانے کی علامت ہے۔ اس وقت مغربی دُنیا جس پر صدیوں مسیحیت کو ناز رہا کس قدر مسیحیت کی شان کو گھٹا رہی ہے اور ان کے سبب سے راہِ حق کی بدنامی ہو رہی ہے اور بہتیرے مسیح کے دُشمنوں کو مسیح کی مخالفت کا موقع دے رہے ہیں۔ ایسے سب بدعتی اور بے دین مسیح کی جلالی آمد میں کڑوے دانے کی طرح جلانے کے لئے خُدا کی کلیسیا سے برطرف کئے جائیں گے (متی ۱۳: ۳۰-۴۱) اور اُس کی جلالی آمد کی تجلی کی تاب نہ لا کر دجالی لشکروں کے ساتھ ابدی ہلاکت کی سزا اُٹھائیں گے۔ اس وقت تو وہ بڑے گھمنڈ سے کہتے ہیں کہ اُس کے آنے کا وعدہ کہاں (۲ پطرس ۳: ۴) مگر اُن کی ہلاکت نزدیک ہے اور اُن کے دروازوں پہ دستک دے رہی ہے

اور مسیح کی آمد کے جلال کا جرس جگا رہی ہے۔ (۲ پطرس ۲ باب)۔

تیسرا نشان۔ غیر معمولی حوادث

دنیا میں ہیبت ناک اور ہولناک واقعات بھی مسیح خداوند کی آمدِ ثانی کے قریبی آثار ہیں۔ اِن حادثوں میں جنگ و جدال، کال مری، بھونچال اور مختلف وبائیں اور نظام شمسی کا درہم برہم ہونا اور سماوی قوتوں میں انقلاب عظیم اِن حادثوں کے عنصر قرار دیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں سنو گے۔ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے اور بے دین اور بے ایمان ایمانداروں کو حد درجہ دکھ دیں گے اور ستائیں گے اور خدا کے لوگ شیطان کے لوگوں کے ہاتھ سے قتل کر دیئے جائیں گے۔ اِن دنوں میں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کی حالت زیادہ افسوس ناک ہوگی۔ (متی ۲۴: ۶-۱۰-۱۹) اور فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ (متی ۲۴: ۲۹-۳۰)۔

چوتھا نشان۔ انجیلی بشارت کی عالمگیری

اور بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی، تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ اُس وقت خاتمہ ہوگا۔ (متی ۲۴: ۱۴)۔ اسی واسطے مسیح خداوند نے صعود فرماتے وقت اپنے حواریوں اور ایمانداروں کو یہ حکم دیا کہ تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے

انجیل کی منادی کرو۔ (مرقس ۱۶: ۱۵-۱۶ و متی ۲۸: ۱۹- اعمال ۱: ۸)۔
اس حکم اور ارشاد کے بموجب مبارک صعود کے دن سے آج تک دنیا کی ہر مسیحی جماعت سارے عالم کے ہر طبقۂ انسانیت میں انجیل کی بشارت دینے میں ہمہ تن مصروف اور ہر مناسب اور ممکن وسائل استعمال کرنے میں مستعد ہے۔ اس اُنیس سنو ۱۹۰۰ سال کے عرصہ میں انجیلی بشارت کی برکت سے مسیحیت نے ابلیس کے سارے مورچوں کو درہم برہم کر دیا ہے اور شیطان کے قدیم قلعوں میں یسوع ناصری کا راج قائم ہو گیا ہے اور مسیحیت کا فتحمند جھنڈا ہر مُلک اور قوم کے سر پر لہرا رہا ہے اور شیطان کی تخت گاہ یسوع ناصری کے پاؤں کی چوکی بن گئی ہے۔ (زبور ۱۱۰: ۱-۲) اور دنیا کے ہر بری اور بحری ممالک میں انجیلی مبشر مورچے باندھے بیٹھے ہیں اور جن ممالک میں ہنوز انجیلی بشارت کا داخلہ بند ہے، وہاں کی متعصب اقوام میں بھی انجیل کے پیغام سننے کے آثار نظر آرہے ہیں اور وقت قریب ہے کہ ان ممالک میں بھی انجیل سنانے کی راہ کھل جائے اور جو مبشر اُن ممالک کے گرد ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں، وہ بھی ایسی آزادی کے دنوں کے منتظر اور مشتاق بیٹھے ہیں کہ کب انجیلی بشارت کے لئے دروازہ کھلے اور جھٹ بشارتی مہم کی فوجیں ان مورچوں پر دھاوا بول دیں۔ (مکاشفہ ۱۴: ۶)۔

دُنیا کے بعض ممالک اور اقوام ہنوز انجیل کی بشارت سے محروم اور متنفر بھی ہیں، اس لئے ہر مسیحی کو ان مورچوں میں کام کرنے کے لئے سر توڑ اور غیر معمولی کوشش کرنی چاہیئے اور اب وقت آگیا ہے

کہ ہر مسیحی اس بھاری مہم کے لئے اپنے آپ کو والنٹیر بنا دے اور جس نے یہ کہا کہ میں جلد آنے والا ہوں، اُس کے ہاتھ میں اس خدمت کا بھاری اجر اور انعام زندگی کا تاج ہے۔ (مکاشفہ ۳: ۱۱)۔

پانچواں نشان۔ دانش اور دولت کی فراوانی

انسانی عقل کا انتہائی ارتقاء اور دُنیوی دولت کی کثرت بھی روزِ حشر اور مسیح موعود کی آمدِ ثانی کا جرس اور خدا کی مُہیب گھڑی کا الارم قرار دیئے گئے ہیں اور آسمانی صحیفوں میں اس انتہائی ترقی کو آخری وقت کی ایک خاص علامت اور نشان بنایا گیا ہے (دانی ایل ۱۲: ۴) لیکن تُو اَے دانی ایل ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر آخری وقت تک مُہر کر رکھ۔ بہتیرے سراسر ملاحظہ کریں گے اور دانش زیادہ ہوگی۔ زمانۂ حال کی ایجادیں اور نہایت حیرت انگیز کارناموں سے اظہر من الشمس ہے کہ المسیح کی آمد قریب ہے اور بنی نوع انسان کا یہ قدم آخری زمانے میں ہے اور انسانی دانش کا یہ انتہائی قدم انسان کے دروازے پر قیامت اور مسیح خُداوند کی دُوسری آمد کا سگنل ہے۔

بموجُودہ زمانہ کی دولت اور دانش خود ہی قیامت اور دُنیا کے خاتمہ کے آثار مہیّا کر رہی ہیں۔ اقوامِ عالم کی جنگی تیاریاں اور انسان کی ہلاکت کے ہیبت ناک سامان صرف دولت اور دانش کے طفیل تیار ہو رہے ہیں۔ زہریلی گیسیں اور تباہ کُن بم اور ہوا بازیاں اور وائرلیس اور ریڈیو کے ذریعے اقوامِ دُنیا کے حالات پر روشنی محض دولت اور دانش کے مُعجزات ہیں اور بنی نوع انسان کی تباہی اور خُون خرابی کے آثار ہیں تاکہ بادشاہ اور فوجی سردار اور زور آور اور اُن کے سوار گھوڑوں سمیت اور

سارے آدمی غلام اور آزاد اور چھوٹے بڑے سب ہوا کے پرندوں کی خوراک ہوں (مکاشفہ ۱۹: ۱۷-۱۸- اور مکاشفہ ۱۲: ۱۴-۱۵)

چھٹا نشان - دجّال کا ظہور:-

سب سے بڑا اور آخری نشان ہمارے منجی اور مالک مسیح خداوند کی آمدِ ثانی کا دجّال کا ظہور ہے۔ سارے جھوٹے مسیح اور مثیلِ مسیح اِسی آخری دشمن کے پیش نشان اور دجّال کی لام ڈوری ہیں جو بنی نوعِ اِنسان کے بھاری دشمن اور مخالفِ مسیح کے لئے راہ تیار کر رہے ہیں۔ پاک نوشتوں کے مطابق وُہ دُنیا کے آخر میں ظاہر ہوگا اور بڑا فساد اور فتنہ برپا کرکے آدمیوں کی تباہی اور ہلاکت کا باعث ہوگا۔ وُہ گناہ کا شخص اور ہلاکت کا فرزند کہلاتا ہے اور شیطان کی ماہیّت کا نقش اور پُورا پُورا نمونہ ہوگا، اور مسیح کی ابنیّت کا مُنکر اور خود اُلوہیّت کا مدعی ہوگا اور اُس کی آمد شیطان کے سارے اقتدار اور جھوٹے نشان اور اچنبھوں اور ہلاک ہونے والوں کے درمیان شرارت کی کمال دغابازی کے ساتھ ہوگی (۲ تھسلنیکیوں ۲: ۱-۸- ۱ یُوحنّا ۲: ۲۲ و ۴: ۳- دانی ایل ۱۱: ۳۶) اس سے یہُودی بھی فریب کھا جائیں گے اور اُسے قبُول کرلیں گے (یُوحنّا ۵: ۴۳) جو اپنے وطن میں آکر ہیکل کو پھر تعمیر کرکے اُس کے ساتھ عہد باندھیں گے مگر وُہ موت کا عہد ہوگا، جس کو خداوند اپنے قوّت کے بازو اور قُدرت سے توڑ ڈالے گا (یسعیاہ نبی ۱۸: ۱۸)-

---

ل میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہُوں اور تُم مجھے قبُول نہیں کرتے۔ اگر کوئی اور اپنے ہی نام سے آئے تو اُسے قبُول کرلوگے۔ (یُوحنّا ۵: ۴۳)۔ مُصنّف

دجّال اس نو تعمیر ہیکل میں بیٹھ کر الوہیت کا دعویٰ کرے گا۔ (۲ تھسلنیکیوں ۲:۴ و دانی ایل ۱۱: ۳۶) اور اپنے عجیب کاموں سے دُنیا کو حیرت میں ڈال لے گا اور اپنے تئیں بلند کرے گا اور حشمت کے ساتھ دُنیا میں حکمران ہوگا اور فتنہ و فساد کا بازار گرم کرے گا اور وُہ اپنے زور اور اقبال کے وقت مسیح خُداوند کی آمد کی تجلّی اور مُنہ کی پھونک سے ہلاک کیا جائیگا اور اُس کا کوئی مددگار نہ ہوگا (دانی ایل ۱۱: ۴۵ - ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۸) اور وُہ جھوٹے نبی اور ابلیس کے ساتھ اَبدی عذاب میں ڈالا جائے گا اور جتنے لوگ اُس کے فریب میں آکر حق سے گمراہ ہوں گے، وُہ بھی اُس کے ساتھ جہنّم کی آگ میں جھونکے جائیں گے اور اُن کے عذاب کا دھوآں ابدالآباد اُٹھتا رہے گا۔ (مکاشفہ ۱۴: ۹-۴ و ۲۰: ۱۰)۔

ل دجّال دُنیا کے بادشاہوں کے ساتھ مل کے مسیح خُداوند سے بھی جنگ کرنے کی جُرأت کرے گا مگر اُس کی قُدرت اور جلال کی تاب نہ لا کر اُس کے ہاتھ سے ہلاک کیا جائیگا کیونکہ مسیح بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند ہے (مکاشفہ ۱۷: ۳-۱۴) اور قوموں کو مارنے کے لئے اُس کے مُنہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اور وُہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کرے گا اور قادرِ مُطلق خُدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندے گا اور اُس کی پوشاک اور اُن پر یہ نام لکھا ہُوا ہے "بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند" (مکاشفہ ۱۹: ۱۵-۱۶) مُصنّف

باب چہارم

تازگی بخش ایّام

یہ بات سچ ہے کہ موجودہ جہان ہر قسم کے دُکھ درد ، رنج والم اور تکالیف و مصائب کا گھر ہے ۔ ہر وقت اور ہر جگہ بد امنی اور بے چینی اور آہ و زاری کی گرم بازاری ہے ۔ نہ تو کسی کو خوشی دولت اور مال کی کثرت پر ہے اور نہ ہی کسی کو مُفلسی اور محتاجی گوارا ہے ۔ ہر شخص کی اُمیدیں اُدھوری اور آرزوئیں ناتمام رہتی ہیں ۔ کوئی بشر اپنی حالت پر قانع نہیں ۔ ہر شخص حرص اور ہوّس کا غُلام ہے ۔ گُناہ کے باعث انسان کا اخلاق شیطان کا مذاق بنا ہُوا ہے ۔ حسد اور عناد نے اخوّت اور اُلفت کی جڑ کاٹ رکھی ہے ۔ ہر آدم زاد ہر طرح کے عذاب کا شکار ہو چکا ہے ۔ پھر ایک موت ہے جو انسانی زندگی کی ساری مصیبتوں کا بقایا ہے ۔ یہ دُشمن بد قسمت انسان کے لئے ایک ہیبت ناک بلا اور سیاہ دیو اور ہلاکو کی شکل دکھائی دے رہا ہے ۔ اس ظالم موت نے خویش و اقارب کے دِلوں پر غم اور جُدائی کا ناقابلِ برداشت بوجھ ڈال رکھا ہے ۔ موت انسان کا بھاری دُشمن اور گُناہ کا ڈنگ ہے ۔ دُنیا میں جو موت کا شکار ہُوا ، وُہ ہمیشہ کے لئے دُنیا کی نظروں سے غائب ہو گیا ۔

موت کے بعد اس دُنیا میں انسان کا گھر گور ہے۔ اس ہولناک تنگ
اور تاریک گڑھے میں انسان سڑ کر خاک میں مل جاتا ہے۔ واعظ
۳: ۲۰ و ۱۲: ۷۔ ۱۔ اس دُنیا میں انسان کی ساری نسل اسی گور
اور راکھ کا شکار ہو گئی ہے۔ اس گورِ نامُراد نے انسان کی خوبصورت
ہستی کو بڑی بے رحمی اور بے دردی سے اپنی خوراک بنایا اور پھر بھی اس
کا پیٹ نہیں بھرا۔ امثال ۲۷: ۲۰ و ۳۰: ۱۶۔ انہی وجوہات کے باعث
انسان کے لئے یہ جہان سخت عذاب اور بے چینی کا مسکن اور ساری
مصیبتوں کا جال بنا ہوا ہے۔ اس جہان میں انسان کو کامل راحت
و آرام اور شادمانی میسّر نہیں ہو سکتی۔ اس حیاتِ مُستعار کی زندگی
میں انسان کو کسی قسم کی خوشی کی آس اور اُمید نہیں ہے۔ یہ حالت
اس بات کی مقتضی ہے کہ انسان کی کامل خوشی اور حقیقی آرام کسی
بہتر عالم پر منحصر ہے اور اس بہتر عالم کا صحیح تعلّق مسیح کی آمدِ ثانی ہے۔
چنانچہ لکھا ہے کہ اُس کے وعدے کے موافق ہم نئے آسمان اور
نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں، جس میں راستبازی بسی رہے گی۔
۲ پطرس ۳: ۱۳۔ مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجی یعنی یسوع
مسیح کے وہاں سے آنے کے منتظر ہیں۔ وہ اپنی اس قوت کی تاثیر کے
موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے، ہماری پست حالی
کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائے گا۔
فلپیوں ۳: ۲۰۔ ۲۱۔ اور مخلوقات بھی فنا کے قبضے سے چھوٹ کر
خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہو جائے گی۔
رومیوں ۸: ۲۱۔ پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے

جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایّام آئیں اور وہ اُس مسیح کو جو تمہارے لئے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ اعمال ۳: ۱۹-۲۰۔ اس دن کھوئے ہوئے بنی اسرائیل بھی اپنی برگشتہ حالت سے نجات پائیں گے۔ ہوسیع ۳: ۴-۵ اور شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے اور جنگ و جدال اور قتل و خون کا نشان مٹ جائے گا۔ شیر کا رُعب اور سانپ کا زہر جاتا رہے گا۔ رنگت کی امتیاز اور زبانوں کی قید ٹوٹ جائے گی۔ یسعیاہ ۱۱: ۴-۹؛ اُس وقت بھیڑیا برّے کے ساتھ رہے گا اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھے گا اور بچھڑا اور شیر بچّہ اور پالا ہوا بیل ملے جُلے رہیں گے اور ننھا بچّہ اُن کی پیش روی کرے گا۔ گائے اور ریچھنی مل کے چریں گی اور اُن کے بچّے ملے جلے بیٹھیں گے اور شیر ببر بیل کی طرح پوال کھائیگا۔ اور دودھ پیتا بچّہ سانپ کے بل کے پاس کھیلے گا اور وہ لڑکا جس کا دودھ چھڑایا گیا ہوگا کالے ناگ کی بانبھی میں ہاتھ ڈالے گا۔ وہ میرے کوہِ مقدّس کی سب اطراف میں کسی کو دُکھ نہ دیں گے اور نوٹر نہ ڈالیں گے۔ جس طرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہے، اسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی۔ یسعیاہ ۱۱: ۱-۹۔ دیکھو وہ دن آتے ہیں، خداوند کہتا ہے کہ میں داؤد کے لئے صداقت کی ایک شاخ نکالوں گا اور ایک بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا۔ اور عدالت اور صداقت زمین پر کریگا اور اُس کے دنوں میں یہوداہ نجات پائیگا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور اُس کا نام یہ رکھا جائیگا۔ **خداوند ہماری صداقت** یرمیاہ نبی ۲۳: ۵-۶۔ اُس وقت اندھوں کی آنکھیں کھولی جائیں گی اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے۔

تب لنگڑے ہرن کی طرح چوکڑیاں بھریں گے اُور گُونگے کی زبان گائے گی کیونکہ بیابان میں اُور دشت میں ندیاں پُھوٹ نکلیں گی۔ یسعیاہ ۳۵: ۵-۶۔

سب ایمانداروں کی اُمیدیں اُس مُبارک دِن سے والبستہ ہیں اُور اُسی دِن سب ایمانداروں کو اُن کی محنتوں اُور خدمتوں کا اجر اُور انعام شاباش کے ساتھ دیا جائے گا اُور وُہ مسیح خُداوند کے ساتھ اُبد تک بادشاہت کریں گے۔ متّی ۲۵: ۲۱-۲۳ و ۳۴۔ اُور وُہ اُس کے لوگ ہوں گے اُور خُدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اُور اُن کا خُدا ہوگا اُور وُہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پُونچھ دیگا۔ اس کے بعد موت نہ ہوگی اُور نہ ماتم رہے گا نہ آہ و نالہ نہ درد اُور سب پہلی چیزیں جاتی رہیں گی اُور وُہ پیاسے کو آبِ حیات کے چشمے سے مُفت پلائیگا مکاشفہ ۲۱: ۳-۶ ؂

مَیں جلد آنے والا ہُوں۔ آمین۔ اَے خُداوند یسُوع آ ؂

تمّت بالخیر

خادم
پادری بُوٹا مل
مبشّر انجیل

پی۔ آر۔ بی۔ ایس پریس لاہور میں باہتمام مسٹر وی۔ ایس۔ کے فضل سیکرٹری پنجاب ریلجس بُک سوسائٹی انارکلی لاہور چھپ کر شائع ہُوئی۔

THE PUBLICATION OF THIS BOOK WAS ASSISTED WITH THE GRANT MADE BY THE LITERATURE BOARD OF THE WEST PAKISTAN CHRISTIAN COUNCIL.